سوال

(64) اشد ضرورت کے　　کے واسطے روپیہ قرض لیا　　الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے بہ سبب اشد ضرورت کے اپنی کاشت کھیت کو یعنی گنا پر سال آیندہ کے واسطے روپیہ قرض لیا۔ اور قرض روپیہ لینے کے وقت یہ کہا کہ اس وقت میرا کھیت گنا تین ماہ کا بویا ہواہے۔ سال آئندہ کو گنا تیار ہونے پر نرخ چھ آنا یا آٹھ آنا فی من بخوشی دوں گا۔ اس طرح کی خریدوفروخت شرعاًٹھیک ہے یا نہیں۔

(ابو محمد عبداللہ۔ لال پور رام پور اسٹیٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقوم میں اس بیع کو سلم کہتے ہیں۔ جو جائز ہے۔ نرخ اور جگہ مقرر ہونی چاہیے۔ واللہ اعلم

(اہل حدیث امر تسر جلد24 صفحہ10)

شرفیہ۔ سوال کی عبارت سے اس کا بیع سلم ہونا میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لئے کہ بیع سلم میں راس المال یعنی رقم قرضہ کی تعین لازم ہوتی ہے۔ ایسے ہی مسلم فیہ اور اجل کی بھی اور صورت مرقومہ میں کچھ بھی نہیں اور شئ معین میں بھی بیع سلم نہیں ہوتی۔ اور اجل معلوم سے مراد ماہ دن کی تعین ہوتی ہے۔ اور صورت مرقومہ میں تاریخ دن کی تعین نہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ من اسلف فی شئ فلیسلف فی کیل معلوم ووزن الی اجل معلوم (متفق علیہ)

مشکواۃ صفحہ350 وقال فی نیل الاوطار قول فی کیل معلوم احترز بالکیل من السلم فی الاعیان وقولہ معلوم عن المجہول من المکیل والموزون وقد کانوفی المدینہ حین قدم النبی ﷺ یسلفون فی ثمار نخیل باعیانہا فنہاہم عن زلک　(جلد5 صفحہ192)

اورصورت مرقومہ فی السوال میں تعین کھیت کی ہے۔ وقال فی النیل ان للسم شروطآ غیر ما اشتمل علیہ الحدیث مبسوطة فی کتب الفقہ ولا حاجة لنا فی التعرض لما لا دلیل علیہ الا انہ وقع الاجماع علی اشتراط معرفة صفة الشئ المسلم فیہ علی وجہ بتمیز بتلک العرفة عن غیرہ صفحہ مزکور

پس صورت مرقومہ جائز نہیں (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

تشریح۔

بیع سلم نام ہے۔ اس بیع کا کہ بالفعل روپیہ دے دیا جائے۔ اور جنس ٹھرالی جائے۔ کہ اتنی مدت تک لوں گا۔ مثلاً سو روپیہ ایک شخص کو بالفعل دے دیا۔ اور اس سے ٹھرایا کہ دو مہینے میں گیہوں۔ سومن اس قسم کے لوں گا۔ اس کو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں۔ پھر اگر شرطیں پائی جایئں۔ تو یہ بیع درست ہے۔ جو کوئی بیع سلم کرے اس چیز میں کہ بیچی جاتی ہے تل کر جیسے زعفران وغیرہ۔ تو وزن معلوم میں مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور ایک مدت معلوم تک جیسے ایک مہینہ یا ایک سال اور مثل اس کے اس سے معلوم ہوا کہ اس میں مدت کا معلوم ہونا شرط ہے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ و مالکؒ واحمدؒ کا حاشیہ ترمذی نولکشور۔ (فتاویٰ ثنایئہ۔ جلد1۔ صفحہ 409)

شرائط بیع سلم۔ ملخص از بدور الاہلہ از نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ

اول آنکہ قدر مسلم فیہ وجنس آں مذکور گردوزیراکہ جزباین زکر معلوم نمی تواند شد وشارع معلومیت را شرط کردہ کما تقدم

ودوم معرفت امکانش نزد حلول چہ اگر در سلم زکر وصفے کند کہ دال بر عدم امکان باشد بر غرض مقصود از سلم عاید بہ نقص گردو دوال است بر انعدام آں درحال عقد حدیث عبد الرحمن بن ایزي وعبد اللہ بن ابی ادفی قالا کنا نصیب المغانم مع رسول اللہ ﷺ وکان یاتینا انباط من انباط الشام فسلفھم فی الخیطۃ والشعیر والزیت الی اجل مسمی قیل اکان لھم زرع ام لم یکن قال ما کنا نسالھم عن زلک وفی روایۃ وکنا نسلف علی عھد رسول اللہ ﷺ وابی بکر وعمر فی الخطۃ والشعیر والزیت والتمر وما نراہ عندھم اخرجہ ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وسکوت نبوی تقریر است۔

سوم آنکہ ثمن مقبوض باشد در مجلس ولابدست ازین شرط بلکہ سلم تمام نمی شود مگر بایں قبض ورنہ از بیع کالئ 1۔ بکالئ یاشد واز آں نہی آمدہ وصحیح است بہرحال زیرا کہ ادلہ دلالت ندارند مگر بہ اشراطیت معلومش از برا مسلم ومسلم الیہ واین درہمہ اموال ممکن است ودر انکشاف ردی ہماں حکم است کہ گزشت در کیار عیب ودر صرف چہ دلیل دال است بر رد کردن بر صاحب ردی بنا بر عیب چہارم آنکہ اجلش معلوم باشد وین منصوص علیہ نص وحدلول علیہ دلیل مقدم است) ص262(

خلاصہ یہ کہ جس چیز کی بدھنی کی جارہی ہے۔ اس کا وزن اور جنس معلوم ہونی چاہیئے۔ وقت مقرر پر اس کی وصول پابی کا یقین ہونا بھی ضروری ہے۔ قیمت مقررہ طے شدہ کو وقت بیع ادا کردینا بھی ضروری ہے۔ اگر قیمت ادا نہ کی گئی تو ادھار کی بیع ادھار کے ساتھ لازم آگے

1. ادھار کی بیع ادھار کے ساتھ اس طرح کے زید نے بکر کو کچھ مال ادھار فروخت کیا اور وقت مقررہ پر جب وقت قیمت ادا نہ کرسکا تو زید نے پھر دوبارہ ایک مدت کیلیئے اس کو بکر کے ہاتھ بیچ دیا۔ واملہ النھی عن بیع مالم یقبض

اور یہ منع ہے۔ اور ہر قسم کے مال میں بدھنی درست ہے۔ مگر گھٹیا بڑھیا کی تشریح ہونی چاہیئے۔ ورنہ مال والا مختار ہے۔ کہ مال ردی دیکھ کر اس کو رد کردے۔ اور وقت بھی مقرر ہو کر معلوم ہوجانا شرائط میں سے ہے۔

مصنف عون المعبود قدس سرہ فرماتے ہیں۔ قد اختلف العلما فی جواز السلم فیما لیس بموجود فی وقت السلم از اامکن وجودہ فی وقت الحلول الافرہب الی جوازہ الجمہور وقالو ولا یضر انقطاعہ قبل الحلول الی اخرہ عون المعبود جلد3 ص292

مولف۔ بیع سلم یعنی بدھنی کرنا کاشتکار وغیرہ سے ساتھ نرخ معلوم کے گندم ہویا جو ہو بصف معاومہ اور ساتھ اجل معلوم کے درست ہے۔ بلا کراہت جیسا کہ کتب احادیث اور فقہ سے واضح ہوتا ہے۔ اور یہ شرط کرکر بدنی کرنا کہ بروقت فصل کے بازار کے نرخ سے سیر دو سیر مثلاً زیادہ لیں گے۔ جائز نہیں ہے شرعاً۔۔۔

(سید نزیر حسین عفی عنہ)

(فتاویٰ نزیریہ جلد2صفحہ11)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد14 ص77-80

محدث فتویٰ